حمد

(مظفر وارثی)

شعر نمبر01:

کوئی تو ہے جو نظام ہستی چلا رہا ہے، وہی خدا ہے　　　دکھائی بھی جو نہ دے نظر بھی جو آرہا ہے وہی خدا ہے

تشریح:

ممتاز شاعر اور مضمون نگار مظفر وارثی نظم اور غزل میں اپنے خاص اسلوب کی پہچان رکھتے ہیں۔انہوں نے نعت کے میدان میں بھی شہرت حاصل کی۔اللہ تعالی نے انہیں مسحور کن آواز سے نوازا تھا۔انہوں نے بہت دلنشین آواز میں نعت گوئی کی۔ان کے متعلق احسان دانش نے کہا تھا "اگلا زمانہ مظفر وارثی کا ہے"۔

شاعر اس نظم کے ذریعے ہمیں اللہ کی حقیقی اور خالص بندگی کا درس دے رہے ہیں۔اللہ تعالی اس کائنات کا خالق اور مالک ہے۔دنیا کا نظام اس کی خدمت سے رواں دواں ہے انسانی اختیارات کی حد بندی، تقدیر، زندگی اور موت پر اسی کا اختیار ہے۔وہی اس دنیا میں عزت اور ذلت دینے والا ہے وہ ہماری نیتوں سے واقف ہے وہی ہمارے اعمال کا فیصلہ کرے گا۔

اس کائنات کا نظام اتنا پیچیدہ ہے کہ کوئی بھی اسکو سمجھنے سے بھی قاصر ہے۔لیکن پھر بھی اس کائنات کا نظام بہت نظم وضبط کے ساتھ چل رہا ہے جو کہ اللہ چلا رہا ہے۔تو ہمارا یقین اللہ پر پختہ ہو جاتا ہے۔کہ اللہ کی ذات ہی ہے جو اس نظام کو چلا رہی ہے۔اللہ کی ذات ہمیں مادی صورت میں نظر تو نہیں آتی مگر اس کی قدرت کی نشانیاں ہیں جو ہمیں اس کے ہر جگہ موجود ہونے کا پتہ دیتی ہیں۔اللہ کی ذات مشرق و مغرب میں غالب ہے۔انسان کی ذات پر مکمل اختیار اسی ذات کا ہے۔اللہ اس کائنات کو محیط کیے ہوئے ہے۔انسان کے دل میں چھپے رازوں کو بھی وہ جان لیتا ہے۔اللہ ہی ہے جو انسان کی عزت وذلت کا اختیار رکھتا ہے۔اللہ ہی سب کا مالک وخالق ہے۔اس کے ذات اور صفات میں کوئی شریک نہیں ہے۔

لاکھ پردوں میں ہے تو ہے بے پردہ
سو نشانوں میں بے نشاں تو ہے

شاعر کہتے ہیں کہ اس نظام دنیا کو چلانے والی کوئی تو ذات موجود ہے۔وہ اس شعر کے پہلے مصرے میں انسان کو غور وفکر کرنے کی دعوت دے رہے ہیں کہ انسان سوچ کہ اتنی بڑی کائنات کو چلانے کے لئے کوئی تو ذات ہو گی۔ بظاہر تو اللہ تعالی ہمیں نظر نہیں آرہا لیکن اس کائنات کا نظام اس قدر منظم ہے کہ وہ اس کے ہونے کی شہادت دے رہا ہے انسانی جسم کا نظام اور دنیا کے باہر کائنات میں لاکھوں بلکہ اربوں نظام کام کر رہے ہیں یہ سارے نظام اللہ تعالی ہی چلا رہا ہے اللہ تعالی کا وجود ازل سے ابد تک ہے وہ سب کی نظروں سے پوشیدہ ہے لیکن مظاہر قدرت میں اس کی نشانیاں واضح نظر اتی ہے

جگ میں آکر ادھر ادھر دیکھا
تو ہی نظر آیا جدھر دیکھا

شعر نمبر02:

تلاش اس کو نہ کر بتوں میں، وہ ہے بدلتی ہوئی رتوں میں　　　جو دن کو رات اور رات کر دن بنا رہا ہے وہی خدا ہے

تشریح:

ممتاز شاعر اور مضمون نگار مظفر وارثی نظم اور غزل میں اپنے خاص اسلوب کی پہچان رکھتے ہیں۔انہوں نے نعت کے میدان میں بھی شہرت حاصل کی۔اللہ تعالی نے انہیں مسحور کن آواز سے نوازا تھا۔انہوں نے بہت دلنشین آواز میں نعت گوئی کی۔ان کے متعلق احسان دانش نے کہا تھا "اگلا زمانہ مظفر وارثی کا ہے"۔

شاعر اس نظم کے ذریعے ہمیں اللہ کی حقیقی اور خالص بندگی کا درس دے رہے ہیں۔اللہ تعالی اس کائنات کا خالق اور مالک ہے۔دنیا کا نظام اس کی خدمت سے رواں دواں ہے انسانی اختیارات کی حد بندی، تقدیر، زندگی اور موت پر اسی کا اختیار ہے۔وہی اس دنیا میں عزت اور ذلت دینے والا ہے وہ ہماری نیتوں سے واقف ہے وہی ہمارے اعمال کا فیصلہ کرے گا۔

اس کائنات کا نظام اتنا پیچیدہ ہے کہ کوئی بھی اسکو سمجھنے سے بھی قاصر ہے۔لیکن پھر بھی اس کائنات کا نظام بہت نظم وضبط کے ساتھ چل رہا ہے جو کہ اللہ چلا رہا ہے۔تو ہمارا یقین اللہ پر پختہ ہو جاتا ہے۔کہ اللہ کی ذات ہی ہے جو اس نظام کو چلا رہی ہے۔اللہ کی ذات ہمیں مادی صورت میں نظر تو نہیں آتی مگر اس کی قدرت کی نشانیاں ہیں جو ہمیں اس کے ہر جگہ موجود ہونے کا پتہ دیتی ہیں۔اللہ کی ذات مشرق و مغرب میں غالب ہے۔انسان کی ذات پر مکمل اختیار اسی ذات کا ہے۔اللہ اس کائنات کو محیط کیے ہوئے ہے۔انسان کے دل میں چھپے رازوں کو بھی وہ جان لیتا ہے۔اللہ ہی ہے جو انسان کی عزت وذلت کا اختیار رکھتا ہے۔اللہ ہی سب کا مالک وخالق ہے۔اس کے ذات اور صفات میں کوئی شریک نہیں ہے۔

جو چاہیے سو مانگیے اللہ سے امیر
اس در پہ آبرو نہیں جاتی سوال کی

اس شعر میں شاعر انسان کو تاکید کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالی کو بتوں میں تلاش نہ کرو، جیسا کہ بت پرست اپنے ہاتھوں سے بت بنا لیتے ہیں اور اس میں خدا کو تلاش کرتے رہتے ہیں۔ اسلام کے وجود سے پہلے بھی اور اب بھی لوگ بتوں کو پوجتے ہیں۔ وہ بت جس کو انسان اپنے ہاتھوں سے بناتا ہے اور جو اپنے اوپر سے مکھی تک نہیں اڑا سکتے۔ تو ایسے بت ہماری حاجات کیسے پوری کر سکتے ہیں۔ تو شاعر یہی سمجھانے کی کوشش کر رہا ہے کہ وہ بت جن کو خود بننے پر بھی اختیار نہیں، ان کو خود انسان اپنے ہاتھوں سے بناتا ہے اور جو اپنے آپ پر کوئی اختیار نہیں رکھتے تو وہ انسان پر اور اس کی زندگی پر اور اس پورے کائنات پر کیسے اختیار رکھ سکتے ہیں؟ اگر انسان سوچے تو یہ چھوٹی چھوٹی باتیں اس کو اللہ تعالی کے قریب لے کے چلی جائیں گی اور بت پرستی سے دور لے کے چلی جائیں گے۔

تیرے سوا کوئی کرے دعویٰ خدائی کا

میں ماننا تو کجا اس کو جانتا بھی نہیں

شاعر کہتے ہیں کہ اللہ تعالی اللہ تعالی تو بدلتی ہوئی رتوں میں ہے۔ اللہ تعالی کی نشانیاں بدلتے ہوئے موسموں میں بھی موجود ہیں۔ اگر ہم دن اور رات رات اور دن کے بننے پر ہی غور و فکر کریں تو ہمارا ایمان پختہ ہو جائے گا۔ اللہ تعالی ہی ہے جو دن کو رات اور رات کو دن میں بدلتا ہے اور یہ اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے بدلتی بہت بڑی نشانی ہے

ترجمہ: بے شک رات اور دن کے آنے میں اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں پیدا کیا ہے ان سب میں پرہیزگاروں کے لیے نشانیاں ہیں۔ (سورۃ یونس)

یہ سرد و گرم خشک و تر اجالا اتارے گی

نظر آتی ہے سب میں شان اسی ذات باری کی

شعر نمبر 03:

وہی ہے مشرق وہی ہے مغرب، سفر کریں ہم سب اس کی جانب — ہر آئینے میں جو عکس اپنا دکھا رہا ہے وہی خدا ہے

تشریح:

ممتاز شاعر اور مضمون نگار مظفر وارثی نظم اور غزل میں اپنے خاص اسلوب کی پہچان رکھتے ہیں۔ انہوں نے نعت کے میدان میں بھی شہرت حاصل کی۔ اللہ تعالی نے انہیں مسحور کن آواز سے نوازا تھا۔ انہوں نے بہت دلنشین آواز میں نعت گوئی کی۔ ان کے متعلق احسان دانش نے کہا تھا "اگلا زمانہ مظفر وارثی کا ہے"۔

شاعر اس نظم کے ذریعے ہمیں اللہ کی حقیقی اور خالص بندگی کا درس دے رہے ہیں۔ اللہ تعالی اس کائنات کا خالق اور مالک ہے۔ دنیا کا نظام اس کی خدمت سے رواں دواں ہے انسانی اختیارات کی حد بندی، تقدیر، زندگی اور موت پر اسی کا اختیار ہے۔ وہی اس دنیا میں عزت اور ذلت دینے والا ہے وہ ہماری نیتوں سے واقف ہے وہی ہمارے اعمال کا فیصلہ کرے گا۔

اس کائنات کا نظام اتنا پیچیدہ ہے کہ کوئی بھی اسکو سمجھنے سے بھی قاصر ہے۔ لیکن پھر بھی اس کائنات کا نظام بہت نظم و ضبط کے ساتھ چل رہا ہے جو کہ اللہ چلا رہا ہے۔ تو ہمارا یقین اللہ پر پختہ ہو جاتا ہے۔ کہ اللہ کی ذات ہی ہے جو اس نظام کو چلا رہی ہے۔ اللہ کی ذات ہمیں مادی صورت میں نظر تو نہیں آتی مگر اس کی قدرت کی نشانیاں ہیں جو ہمیں اس کے ہر جگہ موجود ہونے کا پتہ دیتی ہیں۔ اللہ کی ذات مشرق و مغرب میں غالب ہے۔ انسان کی ذات پر مکمل اختیار اسی ذات کا ہے۔ اللہ اس کائنات کو محیط کیے ہوئے ہے۔ انسان کے دل میں چھپے رازوں کو بھی وہ جان لیتا ہے۔ اللہ ہی ہے جو انسان کی عزت و ذلت کا اختیار رکھتا ہے۔ اللہ ہی سب کا مالک و خالق ہے۔ اس کے ذات اور صفات میں کوئی شریک نہیں ہے۔

اس شعر میں شاعر کہتے ہیں کہ وہی اللہ ہے جو مشرق سے مغرب تک موجود ہے یعنی اللہ تعالی ہر جگہ موجود ہے انسان دنیا کے بلکہ اس کائنات کے کسی بھی حصے میں چلا جائے۔ اللہ کو موجود پائے گا۔ اور ہم سب اسی کی جانب سفر کر رہے ہیں یہ اس چیز کی عکاسی کر رہا ہے کہ ہم جتنی بھی زندگی اس دنیا میں گزار رہے ہیں لیکن پھر بھی آخر ہمیں اللہ تعالی کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔

ترجمہ:- ہم اللہ کے ہی ہیں اور ہمیں اسی کی جانب لوٹ کر جانا ہے۔ (سورۃ البقرہ)

اللہ نے قران پاک میں جا بجا اس بات کا ذکر کیا ہے کہ انسان اپنی زندگی یہاں گزار رہے ہیں، سب عارضی ہے۔ بالآخر اسے اللہ تعالی کی طرف لوٹ کر ہی جانا ہے۔

دوسرے مصرعے میں شاعر کہتے ہیں کہ ہر آئینے میں اللہ تعالی اپنا عکس دکھا رہا ہے۔ ہر آئینے اس میں اللہ تعالی کا عکس موجود ہے یعنی اس کائنات کے ذرے ذرے میں وہی ذات موجود ہے وہ سب کے سب اللہ تعالی کے عکس ہیں یعنی اللہ بظاہر خود تو ہمارے سامنے نہیں آتا۔ لیکن اس کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔ جس کی بنا پر ہم اس کو پہچانتے ہیں تو اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے ایک نشانی اس کائنات کا وجود ہے اس کائنات کو سمجھنے میں انسان کئی سو سال لگا چکا ہے لیکن ابھی تک وہ اس کائنات کو سمجھنے سے قاصر ہے اس کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ تعالی کے ہونے کی گواہی دے رہا ہے

ہر اک ذرہ فضا کا داستاں اس کی سناتا ہے

ہر اک جھونکا آ کے دیتا ہے پیام اس کا

اور اس شعر کا دوسرا پہلو یہ بھی ہے کہ اللہ تعالی نے انسان کو اپنے خلیفہ کے طور پر اس دنیا میں بھیجا ہے۔ تو انسان اللہ تعالی کا عکس ہے یعنی جو صفات اللہ تعالی میں پائی جاتی ہیں وہ اللہ تعالی نے انسان میں بھی تھوڑی ڈال دی ہیں۔ جیسے اللہ تعالی رحم، محبت، انصاف پسند ہے تو بالکل اسی طرح سے وہ اپنے خلیفہ میں انسان میں بھی یہ عادات یا صفات دیکھنا چاہتا ہے۔ اور ان کے بدلے اجر دینے کا وعدہ کیا ہے۔

شعر نمبر 04:

کسی کو سوچوں نے کب سراہا، وہی ہوا جو خدا نے چاہا — جو اختیار بشر پہ پہرے بٹھا رہا ہے وہی خدا ہے

تشریح:

ممتاز شاعر اور مضمون نگار مظفر وارثی نظم اور غزل میں اپنے خاص اسلوب کی پہچان رکھتے ہیں۔انہوں نے نعت کے میدان میں بھی شہرت حاصل کی۔اللہ تعالی نے انہیں مسحور کن آواز سے نوازا تھا۔انہوں نے بہت دلنشین آواز میں نعت گوئی کی۔ان کے متعلق احسان دانش نے کہا تھا "اگلا زمانہ مظفر وارثی کا ہے"۔

شاعر اس نظم کے ذریعے ہمیں اللہ کی حقیقی اور خالص بندگی کا درس دے رہے ہیں۔اللہ تعالی اس کائنات کا خالق اور مالک ہے۔دنیا کا نظام اس کی خدمت سے رواں دواں ہے انسانی اختیارات کی حد بندی، تقدیر، زندگی اور موت پر اسی کا اختیار ہے۔وہی اس دنیا میں عزت اور ذلت دینے والا ہے وہ ہماری نیتوں سے واقف ہے وہی ہمارے اعمال کا فیصلہ کرے گا۔

اس کائنات کا نظام اتنا پیچیدہ ہے کہ کوئی بھی اسکو سمجھنے سے بھی قاصر ہے۔لیکن پھر بھی اس کائنات کا نظام بہت نظم وضبط کے ساتھ چل رہا ہے جو کہ اللہ چلا رہا ہے۔تو ہمارا یقین اللہ پر پختہ ہو جاتا ہے۔کہ اللہ کی ذات ہی ہے جو اس نظام کو چلا رہی ہے۔اللہ کی ذات ہمیں مادی صورت میں نظر تو نہیں آتی مگر اس کی قدرت کی نشانیاں ہیں جو ہمیں اس کے ہر جگہ موجود ہونے کا پتہ دیتی ہیں۔اللہ کی ذات مشرق و مغرب میں غالب ہے۔انسان کی ذات پر مکمل اختیار اسی ذات کا ہے۔اللہ اس کائنات کو محیط کیے ہوئے ہے۔انسان کے دل میں چھپے رازوں کو بھی وہ جان لیتا ہے۔اللہ ہی ہے جو انسان کی عزت وذلت کا اختیار رکھتا ہے۔اللہ ہی سب کا مالک و خالق ہے۔اس کے ذات اور صفات میں کوئی شریک نہیں ہے۔

اس شعر میں شاعر اللہ تعالی کی حاکمیت کو بیان کر رہا ہے کہ اللہ تعالی ہی حاکم ہے، وہی قادر ہے اس کی مرضی کے بغیر کوئی پتا نہیں ہل سکتا، کوئی ذرا اپنی جگہ بدل نہیں سکتا۔اسی طرح سے اللہ تعالی نے ہماری تقدیر کو بھی لکھ دیا ہے اور انسان اپنی تقدیر کے آگے بے بس ہے اور انسان اپنی تقدیر کے تابع ہے۔تقدیر صرف دعا سے تبدیل ہوتی ہے۔اس شعر میں شاعر یہ کہتے ہیں کہ کسی کو اپنی سوچوں پر بھی اختیار نہیں ہے۔انسان جو سوچتا ہے جو کرتا ہے وہ بھی اللہ تعالی کے حکم سے ہی سوچتا اور کرتا ہے اور پھر اللہ تعالی نے انسان کو بااختیار بنا کر بھی اختیارات میں محدود کیا ہوا ہے۔انسان کو صرف اپنے اعمال پر اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنے لیے نیکی اور برائی میں سے کون سا راستہ چنتا ہے، اپنی سوچ کو صرف اس طرح سے استعمال کر سکتا ہے اللہ تعالی خود بااختیار ہے اللہ تعالی نے انسان جو تقدیر لکھ دی ہے وہ اسی تقدیر کے مطابق زندگی گزارتا ہے، اور اس دنیا سے چلا جاتا ہے تو وہی اللہ تعالی کے قادر مطلق ہے۔اللہ تعالی ہی بااختیار ہے اللہ تعالی کے قادر ہیں تو اللہ تعالی کے اختیار کے آگے ہم سب بے بس ہیں اللہ تعالی کی مرضی کے آگے ہم سب بے بس ہیں۔

وہ غنی ہے کہ محتاج زمانہ اس کا
کبھی خالی نہیں ہوتا ہے خزانہ اس کا

داغ کو کون دینے والا تھا
جو دیا اے خدا تو نے دیا ہے

شعر نمبر 05:

نظر بھی رکھے، سماعتیں بھی، وہ جان لیتا ہے نیتیں بھی　　　جو خانہ لاشعور میں جگمگا رہا ہے وہی خدا ہے

تشریح:

ممتاز شاعر اور مضمون نگار مظفر وارثی نظم اور غزل میں اپنے خاص اسلوب کی پہچان رکھتے ہیں۔انہوں نے نعت کے میدان میں بھی شہرت حاصل کی۔اللہ تعالی نے انہیں مسحور کن آواز سے نوازا تھا۔انہوں نے بہت دلنشین آواز میں نعت گوئی کی۔ان کے متعلق احسان دانش نے کہا تھا "اگلا زمانہ مظفر وارثی کا ہے"۔

شاعر اس نظم کے ذریعے ہمیں اللہ کی حقیقی اور خالص بندگی کا درس دے رہے ہیں۔اللہ تعالی اس کائنات کا خالق اور مالک ہے۔دنیا کا نظام اس کی خدمت سے رواں دواں ہے انسانی اختیارات کی حد بندی، تقدیر، زندگی اور موت پر اسی کا اختیار ہے۔وہی اس دنیا میں عزت اور ذلت دینے والا ہے وہ ہماری نیتوں سے واقف ہے وہی ہمارے اعمال کا فیصلہ کرے گا۔

اس کائنات کا نظام اتنا پیچیدہ ہے کہ کوئی بھی اسکو سمجھنے سے بھی قاصر ہے۔لیکن پھر بھی اس کائنات کا نظام بہت نظم وضبط کے ساتھ چل رہا ہے جو کہ اللہ چلا رہا ہے۔تو ہمارا یقین اللہ پر پختہ ہو جاتا ہے۔کہ اللہ کی ذات ہی ہے جو اس نظام کو چلا رہی ہے۔اللہ کی ذات ہمیں مادی صورت میں نظر تو نہیں آتی مگر اس کی قدرت کی نشانیاں ہیں جو ہمیں اس کے ہر جگہ موجود ہونے کا پتہ دیتی ہیں۔اللہ کی ذات مشرق و مغرب میں غالب ہے۔انسان کی ذات پر مکمل اختیار اسی ذات کا ہے۔اللہ اس کائنات کو محیط کیے ہوئے ہے۔انسان کے دل میں چھپے رازوں کو بھی وہ جان لیتا ہے۔اللہ ہی ہے جو انسان کی عزت وذلت کا اختیار رکھتا ہے۔اللہ ہی سب کا مالک و خالق ہے۔اس کے ذات اور صفات میں کوئی شریک نہیں ہے۔

اس شعر میں شاعر اللہ تعالی کی صفات میں سے ایک صفت "السمیع" کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالی ہماری ہر بات کو سننے والا ہے وہ سمیع ہے اور ہمارے ہر دعا کو سنتا بھی ہے ہمارے ہر عمل کو دیکھتا بھی ہے کیونکہ وہ "البصیر" بھی ہے اللہ تعالی "العلیم" بھی ہے حتی کہ ہمارے دل میں پیدا ہونے والے خیالات سے بھی وہ بخوبی واقف ہوتا ہے۔

شعر میں ایک لفظ استعمال ہوا ہے جو کہ ' خانہ لاشعور" ہے یہ بہت غور طلب لفظ ہے۔عام استعمال میں یہ لفظ اس معنی میں استعمال ہوتا ہے کہ انسان کے ذہن میں ایسی چیزیں جو کہ وہ خود جان بوجھ کر یا شعوری طور پر ان کو نہیں سوچتا۔لیکن اللہ تعالی ہمارے لاشعور میں بھی جگمگاتا ہے اور یہ لاشعور سے مراد یہ وہ وعدہ بھی ہے جو یوم الست میں ہم نے اللہ تعالی سے تمام روحوں نے کیا تھا۔جس کا ذکر سورۃ الاعراف میں ہے کہ ہم کو اپنا اللہ مانیں گے اپنا خدا مانیں گے اپنا معبود مانیں گے تو اللہ تعالی ہی ہے جو ہماری لاشعور میں بھی جگمگا رہا ہے یعنی ہم نہ چاہ کے بھی اسی کو سوچتے ہیں۔

وہی خالق ہے دل کا اور دل کے نیک ارادوں کا
وہی مالک ہمارا ہے اور ہمارے باپ دادوں کا

شعر نمبر 06:

کسی کو تاج و قار بخشے، کسی کو ذلت کے غار خشے جو سب کے ماتھے پہ مہر قدرت لگا رہا ہے وہی خدا ہے

تشریح:

ممتاز شاعر اور مضمون نگار مظفر وارثی نظم اور غزل میں اپنے خاص اسلوب کی پہچان رکھتے ہیں۔انہوں نے نعت کے میدان میں بھی شہرت حاصل کی۔اللہ تعالی نے انہیں مسحور کن آواز سے نوازا تھا۔انہوں نے بہت دلنشین آواز میں نعت گوئی کی۔ان کے متعلق احسان دانش نے کہا تھا "اگلا زمانہ مظفر وارثی کا ہے"۔

شاعر اس نظم کے ذریعے ہمیں اللہ کی حقیقی اور خالص بندگی کا درس دے رہے ہیں۔اللہ تعالی اس کائنات کا خالق اور مالک ہے۔دنیا کا نظام اس کی خدمت سے رواں دواں ہے انسانی اختیارات کی حدبندی، تقدیر، زندگی اور موت پر اسی کا اختیار ہے۔وہی اس دنیا میں عزت اور ذلت دینے والا ہے وہ ہماری نیتوں سے واقف ہے وہی ہمارے اعمال کا فیصلہ کرے گا۔

اس کائنات کا نظام اتنا پیچیدہ ہے کہ کوئی بھی اسکو سمجھنے سے بھی قاصر ہے۔لیکن پھر بھی اس کائنات کا نظام بہت نظم وضبط کے ساتھ چل رہا ہے جو کہ اللہ چلا رہا ہے۔تو ہمارا یقین اللہ پر پختہ ہو جاتا ہے۔کہ اللہ کی ذات ہی ہے جو اس نظام کو چلا رہی ہے۔اللہ کی ذات ہمیں مادی صورت میں نظر تو نہیں آتی مگر اس کی قدرت کی نشانیاں ہیں جو ہمیں اس کے ہر جگہ موجود ہونے کا پتہ دیتی ہیں۔اللہ کی ذات مشرق و مغرب میں غالب ہے۔انسان کی ذات پر مکمل اختیار اسی ذات کا ہے۔اللہ اس کائنات کو محیط کیے ہوئے ہے۔انسان کے دل میں چھپے رازوں کو بھی وہ جان لیتا ہے۔اللہ ہی ہے جو انسان کی عزت وذلت کا اختیار رکھتا ہے۔اللہ ہی سب کا مالک و خالق ہے۔اس کے ذات اور صفات میں کوئی شریک نہیں ہے۔

بجھاتے ہی رہے کافر اپنی پھونکوں سے اس کو رہ رہ کر
مگر وہ اپنی ساعت پر، رہا ہو کر تمام اس کا

اللہ تعالی اس تمام کائنات کا خالق ہے اور اس کے ذریعے ذرے کا مالک ہے اس شعر میں شاعر یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالی جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ذلت دیتا ہے

ترجمہ: اور وہ جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے، اور جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے۔

اللہ تعالی ہی تمام قدرتوں کا مالک ہے اللہ تعالی جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے ذلت دیتا ہے۔ہمارے ماتھوں پہ یہ جو نماز پڑھ کے جو مہر لگ گئی ہے یعنی جو ماتھے پہ نشان موجود ہے یہ بھی اللہ تعالی کی مرضی سے ہے اور قیامت کے دن یہ روشن ہوں گے جیسے کہ اللہ تعالی نے قران پاک میں فرمایا ہے

ترجمہ: کہ آپ انہیں دیکھیں گے کہ وہ سجدہ اور رکوع کر رہے ہیں اور اس کا نشان ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے ہے

شعر نمبر 07:

سفید اس کا، سیاہ اس کا، نفس نفس ہے گواہ اس کا جو شعلہ ءجاں جلا رہا ہے، بجھا رہا ہے، وہی خدا ہے

تشریح:

ممتاز شاعر اور مضمون نگار مظفر وارثی نظم اور غزل میں اپنے خاص اسلوب کی پہچان رکھتے ہیں۔انہوں نے نعت کے میدان میں بھی شہرت حاصل کی۔اللہ تعالی نے انہیں مسحور کن آواز سے نوازا تھا۔انہوں نے بہت دلنشین آواز میں نعت گوئی کی۔ان کے متعلق احسان دانش نے کہا تھا "اگلا زمانہ مظفر وارثی کا ہے"۔

شاعر اس نظم کے ذریعے ہمیں اللہ کی حقیقی اور خالص بندگی کا درس دے رہے ہیں۔اللہ تعالی اس کائنات کا خالق اور مالک ہے۔دنیا کا نظام اس کی خدمت سے رواں دواں ہے انسانی اختیارات کی حدبندی، تقدیر، زندگی اور موت پر اسی کا اختیار ہے۔وہی اس دنیا میں عزت اور ذلت دینے والا ہے وہ ہماری نیتوں سے واقف ہے وہی ہمارے اعمال کا فیصلہ کرے گا۔

اس کائنات کا نظام اتنا پیچیدہ ہے کہ کوئی بھی اسکو سمجھنے سے بھی قاصر ہے۔لیکن پھر بھی اس کائنات کا نظام بہت نظم وضبط کے ساتھ چل رہا ہے جو کہ اللہ چلا رہا ہے۔تو ہمارا یقین اللہ پر پختہ ہو جاتا ہے۔کہ اللہ کی ذات ہی ہے جو اس نظام کو چلا رہی ہے۔اللہ کی ذات ہمیں مادی صورت میں نظر تو نہیں آتی مگر اس کی قدرت کی نشانیاں ہیں جو ہمیں اس کے ہر جگہ موجود ہونے کا پتہ دیتی ہیں۔اللہ کی ذات مشرق و مغرب میں غالب ہے۔انسان کی ذات پر مکمل اختیار اسی ذات کا ہے۔اللہ اس کائنات کو محیط کیے ہوئے ہے۔انسان کے دل میں چھپے رازوں کو بھی وہ جان لیتا ہے۔اللہ ہی ہے جو انسان کی عزت وذلت کا اختیار رکھتا ہے۔اللہ ہی سب کا مالک و خالق ہے۔اس کے ذات اور صفات میں کوئی شریک نہیں ہے۔

اس شعر میں شاعر یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالی تمام سے اور سفید کا مالک ہے یعنی کہ اللہ تعالی اس دنیا میں جتنی بھی نعمتیں ہیں ان سب کا مالک اللہ تعالی ہے چاہے وہ دن کی روشنی میں یا رات کی تاریکی میں نظر آئیں۔سب کچھ اللہ تعالی کا ہے اور ہر ایک کی شے، ہر ایک نفس اللہ تعالی کی وحدانیت اور اللہ تعالی کی معبود ہونے کی گواہی دے رہا ہے اللہ تعالی ان سب کا خالق بھی ہے اللہ تعالی ان سب کا رازق بھی ہے آسمان اور زمین میں جو کچھ بھی ہے اللہ تعالی ان کا مالک و خالق ہے۔

ترجمہ: اور جو کچھ زمین اور آسمانوں میں ہے وہ سب کچھ اللہ تعالی کا ہے ۔

اللہ تعالی یہ جو شعلہ جان جلا رہا ہے بجھا رہا ہے۔یعنی اللہ تعالی جو ہے وہی زندگی اور موت کا اختیار لیے ہوئے وہ جس کو چاہتا ہے زندگی دیتا ہے جس کو چاہتا ہے وہ دیتا ہے اللہ ہی زندگی لینے اور دینے پر قدرت رکھتا ہے۔

اگر وہ زندگی لکھ دے سمندر راہ دے دے گا
اگر وہ موت لکھ دے، مچھر جان لیتا ہے